مطبوعات

تاویل الاحادیث تالیف حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ شاہ ولی اللہ اکاڈمی۔ حیدرآباد (سندھ)۔ ضخامت ۱۶۰ صفحات۔ قیمت ۳ روپے۔

یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور اس میں حضرت شاہ صاحب نے قصص الانبیاء کے رموز اور ان کی توجیہ پر کلام فرمایا ہے۔ ایک زمانہ میں یہ دہلی سے شائع ہوئی تھی، مگر مدت دراز سے نایاب تھی۔ اب استاذ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب نے تحقیق و تنقیح کے ساتھ مرتب کر کے اسے شاہ ولی اللہ اکاڈیمی سے شائع کیا ہے اور شروع میں اس پر ایک مفصل مقدمہ بھی لکھا ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے اس کتاب میں حضرت آدم سے لیکر سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء کے قصوں پر بحث کی ہے اور ان کے غیر معمولی حالات و معجزات کی توجیہات فرمائی ہیں۔ کتاب کس پایہ کی ہے' اس کے لیے جلیل القدر مصنف کا اسم گرامی ہی کافی ہے۔ البتہ بعض مقامات پر ان کی توجیہات دل میں سخت کھٹک پیدا کرتی ہیں، مثلاً صفحہ ۴۳، ۴۴ پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بے باپ پیدا ہونے کی توجیہ۔

موضح القراآت فی السبع المتواترات تالیف مولانا قاری محمد حبیب اللہ خاں صاحب مدرسہ تجوید القرآن، فاروقی مسجد، میری ویدر ٹاور، کراچی ۲؎ قیمت تین روپیہ۔

اس کتاب میں فاضل مؤلف نے سات متواتر قرأتوں کے مطابق قرآن مجید کا پہلا پارہ اس طرح مرتب کیا ہے کہ جہاں جہاں ان قرأتوں میں اختلافات ہیں ان کو بیان کرتے چلے گئے ہیں۔ آغاز میں اُن قراء سبعہ کے حالات مختصراً تحریر کر دیئے ہیں جن سے یہ قرأتیں منقول ہیں۔

اس کے ساتھ تجوید کے وہ ضروری قواعد بھی درج کر دیئے ہیں جن کو جانے بغیر آدمی ان قرأتوں کے فرق کو نہیں سمجھ سکتا۔ تجوید کے شائقین کے لیے یہ ایک بہت مفید چیز ہے۔

قراء سبعہ کے حالات کو صاحبِ موصوف نے ایک الگ رسالے کی شکل میں بھی شائع کیا ہے جو مذکورہ بالا پتے پر ۵۰ پیسے میں مل سکتا ہے۔

تذکرۂ افریقہ | تالیف بریگیڈیر گلزار احمد صاحب، ضخامت ۲۰۰ صفحات مجلد، معارف لمیٹڈ جی پی او بکس ۲۲۳، کراچی، قیمت دس روپے۔

۱۹۶۰ء میں جب افریقہ کے نئے نئے ممالک آزاد ہونے شروع ہوئے تھے، اس وقت حکومت پاکستان نے ایک وفد ان کو خیر سگالی کا پیغام پہنچانے اور ان کے جشنِ آزادی میں شریک ہونے کے لیے بھیجا تھا۔ کتاب کے مصنف، بریگیڈیر گلزار احمد صاحب بھی اس کے ایک رکن تھے۔ واپسی پر انہوں نے اپنا سفرنامہ مرتب کیا اور کتابی صورت میں اسے شائع کرا دیا۔ یہ ایک نہایت دلچسپ اور مفید معلومات پر مشتمل کتاب ہے اور افریقہ کے حالات و مسائل کو سمجھنے میں اس سے بڑی مدد مل سکتی ہے۔ سفر اگرچہ رواں دواں تھا اور تین مہینے میں ۱۸-۱۹ ملکوں کا دورہ کیا گیا تھا، مگر اس کے باوجود فاضل مصنف نے بڑی بالغ نظری کے ساتھ ان ملکوں کے دینی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی حالات کا مشاہدہ کیا ہے اور بڑے اچھے انداز میں ان کو بیان کیا ہے۔ پھر مزید خوبی یہ ہے کہ وہ ایک دردمند مسلمان ہیں اس لیے انہوں نے نہایت گہرے اسلامی جذبات کے ساتھ افریقہ کے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا ہے اور بتایا ہے کہ استعماری طاقتوں نے ان کے ساتھ کیسی کیسی بے انصافیاں کی ہیں۔

معاشی اور تعلیمی اور سیاسی حیثیت سے ان کو کس طرح گرا کر رکھا گیا ہے، قادیانی مشن وہاں کیا فتنے برپا کر رہے ہیں، دین دار مسلمانوں نے وہاں کیسے سخت حالات میں اپنے دین و ایمان کی